بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے۔ پس میت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہ ہوئی۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لئے نہ آنے کا تھا اور اُم احمد سے امانت لینے کا۔

نولواں باب

حالات آئمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((بَابُ) ۹۰

حَالاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ فِي السِّنِّ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام : أَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ [ا]للهِ عَلَىٰ أَهْلِ زَمَانِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ [ا]للهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ: «إِنِّي عَبْدُاللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ
وَالزَّكَاةِ مَادُمْتُ حَيّاً»۝ قُلْتُ : فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلهِ عَلَىٰ زَكَرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ ؟ مریم ۱۹/۳۰
فَقَالَ : كَانَ عِيسَىٰ فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلَىٰ مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّىٰ مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكَرِيَّا الْحُجَّةَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسَىٰ بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكَرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ
الْحُكْمَ صَبِيّاً »۝ فَلَمَّا بَلَغَ عِيسَىٰ عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَىٰ إِلَيْهِ، مریم ۱۹/۱۲
فَكَانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلَىٰ يَحْيَىٰ وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْماً وَاحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ عَلَىٰ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَصَبَهُ عَلَماً وَدَعَاهُمْ إِلَىٰ وِلَايَتِهِ وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ ، قُلْتُ : وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَبَعْدَ وَفَاتِهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ

ﷺ وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَعَلَى عَلِيٍّ ؑ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيٍّ ؑ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ عَلِيٌّ ؑ حَكِيماً عَالِماً.

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب مہد میں کلام کیا تو اپنے اہلِ زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجتِ خدا تھے رسول نہ تھے۔ کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب زکریا پر حجت خدا تھے جبکہ گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں زکریا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب وحکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآنحالیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت ورسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی۔ پس عیسیٰؑ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اے ابو خالد زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسولؐ کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسولؐ میں فرمایا جب سے کہ رسولؐ نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسولؐ میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور امر ونہی الٰہی میں رسولؐ کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت آپ کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفاتِ رسولؐ تمام لوگوں پر خدا اور رسولؐ کی طرف سے علیؑ کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم وعلیم تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ؑ: قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فَكُنْتَ تَقُولُ: يَهَبُ اللهُ لِي غُلَاماً، فَقَدْ وَهَبَ اللهُ لَكَ فَقَرَّ عُيُونَنَا، فَلَا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ، فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ؑ وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ!؟ قَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ، قَدْ قَامَ عِيسَى [ابْنُ مَرْيَمَ] ؑ بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلَّ مِنْ] ثَلَاثِ سِنِينَ.

۲۔ راوی کہتاہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے دے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کم سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُبَّادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ خُذْ عَصَي الْمُتَكَلِّمِينَ وَعَصَا سُلَيْمَانَ وَاجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَاخْتِمْ عَلَيْهَا بِخَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالُوا: قَدْ رَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے چہ میگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں درآنحالیکہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے عابدوں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاٹھی لو، اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہریں لگا دو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاٹھی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہوگئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِي غُلَامٌ يَقُودُنِي خُمَاسِيٌّ لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ. [أَوْ قَالَ: سَيَلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ].

۴۔ ابوبصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ ایک پانچ سالہ لڑکا میری انگلی پکڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق (اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جو پانچ سال کی عمر میں غائب ہوئے)

٥ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ ـ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ ، فَقُلْتُ : يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلَّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَأَقَلَّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ ، فَقَالَ سَهْلٌ : فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ بِهٰذَا فِي سَنَةِ إِحْدَىٰ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : يَا سَيِّدِي ، إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ ؟ قَالَ : إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي ، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولاً ، نَبِيّاً ، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ .

۶۔ راوی کہتا ہے۔ میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابوجعفر (گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے) حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰؑ کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابوجعفر کے سن بھی کم تھا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَىٰ رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ حَتَّىٰ قَعَدَ ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ : « وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً » « وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ » « وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً » فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَيَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سراپا پر نظر ڈالی تا کہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت بچپن میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ پس بچپن میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد (حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

یوسف ۱۲/۲۲ مریم ۱۹/۱۲ احقاف ۴۶/۱۵

سن پر نہیں، یحییٰ بچپن میں نبی ہوئے۔ یوسفؑ چالیس سال بعد۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله : «قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» فَوَاللَّهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ. یوسف ۱۰۸/۲

٨۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا۔ تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو۔ خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم علیؑ نے نو سال کی عمر میں پیروی رسولؐ کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

اکیانواں باب

امامؑ کو غسل میت امامؑ ہی دیتا ہے

بَابُ ٩١

أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَّلَهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ، قَالَ: لَا هَكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ؟ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَّلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

ا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفیہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیسے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے